وأفوض أمري إلى الله إن الله بصير بالعباد
ارکان اربعہ

تارک الصلوٰۃ کا منقول ہی اور بعضون نی قید کا حکم دیا ہی جب تک توبہ نکری بعضی کہتی ہین مرتد تارک
صلوٰۃ سی یہ ہی کہ تمام عمر نماز نپڑہی ہو اور بعض ائمہ دین کی تارک کو بہی کافر کہتی ہین اگر ایسی تاکید نماز کی نہوتی
حضرت سلیمان باین ہمہ عظیم شان کہ گہوڑونکی جانب کی سبب نماز عصر سی غافل ہوئی تہی کیون گہوڑونکی
قربانی کرتی اور اونکی جانبی مین معا اونکی تابع فرمان ہوتی اور جناب شیر خدا قضا ہی نماز عصر کی باعث سو
کہ رسول خدا صلعم آپکی زانو پر سر رکہکر آرام فرماتی تہی نپڑہتی اور حضرت بیدار ہوکر دعا فرماتی اور بحکم خدا آفتاب دوبارہ
نکلتا تا حضرت علی نماز ادا کرین ای مسلمانو اللہ تعالی فرماتا ہی اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْهِبْنَ
السَّیِّئَاتِ یعنی نیکیان برائیون کو لیجاتی ہین مراد حسنات سی نماز پنجگانہ ہی اور فرمایا اِنَّ الصَّلٰوۃَ
تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ یعنی نماز منع کرتی ہی بری کامون سی اور ہر نمازی کو بہشت مین
پانچ حورین کہ حسن و جمال و پوشاک و لباس مین سب سی فائق ہونگی ملینگی کہ یہ تیری پنجگانہ نمازین ہی اور پیشانیان
نمازی کی سجدونکی نشان سی چاند کی طرح قیامت کی دن تابان ہونگی اور نماز پڑہنی والی کو ثواب عبادت حیوانات و
جمادات و نباتات و ملائکہ ملتی ہی کیونکہ نماز شامل ہی سب کی عبادت کو قیام نباتات کا رکوع حیوانات کا سجود پتہرون
کا قعود زمین و پہاڑونکا طہارت ملائکہ کی اور بہی نماز مین فی المعنی کیفیت جہاد و حج و صوم کی پائی جاتی ہی
توجہ بقبلہ بجای حج ترک طعام و کلام قائم مقام صوم و دفع خطرات جہاد کی قائم مقام اور نماز مین حضور دل شرط ہی
لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِحُضُوْرِ الْقَلْبِ جس طرح ظاہر مین منہ کو جانب کعبہ کرتا ہی دل کو بہی باطن کی
طرف کری ادنی یہ ہی کہ تکبیر تحریمہ کیوقت یہ خیال ہم پہنچائی کہ بندہ مالک ہی اور نماز کو مالک کی دربار کا وقت
اور خالق کی حضور سی جانکر طہارت کامل و خشوع و خضوع تمام جانکر دل لگتی ہی فصل وضو کی احکام
مین وضو شرائط نماز سی ہی اور وضو کی نیت یہ ہی نَوَیْتُ اَنْ اَتَوَضَّأَ لِرَفْعِ الْحَدَثِ
وَاسْتِبَاحَةِ الصَّلٰوۃِ اور وضو سی پہلی بسم اللہ والحمد للہ علی دین
الاسلام ان الاسلام حق و الکفر باطل اور نیت کی معنی ارادہ دل ہی لیکن اسکی زبان سی
مین حضور دل و شمار اسکو زبان سی کہنا ادا کرتا ہی تا اطمینان ہو جاوی اور منہ کا دہونا
ایکبار فرض ہی تین مرتبہ سنت اور چوتہائی سر کا مسح فرض ہی

سے ابتدا اور ہاتھ کہنی تک دھونا اور ناک میں پانی ڈالنا تین بار اور کانوں کا مسح اور کلی کرنا سنت
اور بول و براز اور ہوا وغیرہ کا آگے پیچھے سے نکلنا اور نماز میں قہقہہ ہنسنا اور بیہوش اور دیوانہ اور مست
ہو جانا اور قے مونہہ بھر کے آنا وضو توڑتا ہے اور جس چیز سے وضو جاتا ہے نماز بہی باطل ہوتی ہے اور کسی کام جو حرکت
کہ منافی نماز ہو جیسے کپڑے سے شغل کرنا اور کلام کرنا اور رونا اور ہنسی باتیں کہنا اس سے نماز جاتی ہے اور جو چیز
فرض ہے اوسکے ترک سے نماز باطل ہوتی ہے اور ترک واجب سے سجدہ سہو آتا ہے **ف** حدیث میں
آیا ہے کہ نمازیوں کے اعضائے وضو قیامت کے دن مثل نور نورانی ہونگے **فصل** اذان دینا سنت ہے اور وقت
سے پہلے درست نہیں سوا فجر کے اور اذان کے الفاظ کان دھر کے سننا چاہیے اور جواب لفظ کا کہنا چاہیے کہ ثواب
اسکا بہت ہے جیسے اب اللہ اکبر کا اللہ اکبر ہے پر پہلی بار جب موذن کہے اللہ اکبر سنے تو کہے الٰہی جل شانہ اور جب
موذن شہادتین کہے سننے والا بہی کہے اور حی علی الصلوٰۃ کا جواب لا حول ولا قوۃ الا باللہ
اور حی علی الفلاح کا بہی یہی ہے اور فجر کی اذان میں جو بولا ہے الصلوٰۃ خیر من النوم اسکا جواب
صدقت وبررت اور اذان کے بعد دعا پڑہے اللہم رب ہذہ الدعوۃ التامۃ
والصلوٰۃ القائمۃ ات محمدن الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاما
محمودن الذی وعدتہ وارزقنا شفاعتہ یوم القیامۃ
انک لا تخلف المیعاد اذان کے بعد نماز فرض سے پہلے جو تکبیر ہے اوسمیں یہ الفاظ زیادہ ہیں
قد قامت الصلوٰۃ اسکا جواب یہی ہے کہ کہہ ہو جاتی اور نماز پڑہنے کی بعد بیٹھا رہے **ف** اذان
سنے الا گواہ ہوگا قیامت کے دن اذان کہنے والے کا اور حدیث میں آیا ہے کہ موذن کی گردن بلند ہوگی اور آدمیوں سے حساب کے
دن اور جو کوئی سات برس اذان کہے حقتعالی عذاب دوزخ سے محفوظ رکھے گا **فصل** الفاظ صلوٰۃ کی معانی کے
بیان میں اللہ اکبر یعنی اللہ بہت بڑا ہے **ف** اوٹھانا دونوں ہاتھوں کا تکبیر میں ابتدا دونوں جانب سے سنت ہے اور
کا اور نیت اور تکبیر فرض ہے اور اسکو تکبیر تحریمہ اور تکبیر افتتاح کہتے ہیں اسکے بعد دعا پڑہے سبحانک اللہم
وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا الہ غیرک ترجمہ
پاک ہے تو اے اللہ کہتا ہوں میں پاکی تیری اور تیری تعریف کے ساتھ اور بہت متبرک ہے نام تیرا اور بہت بلند ہے بزرگی تیری اور نہیں کوئی

سوا ف سبحانک پڑھنا سنت ہی اور پڑھنا سورہ فاتحہ کا اور دوسری سورۃ کا ملانا واجب ہی تین
آیۃ کی مقدار فرض اور اعوذ اور بسم اللہ کا پڑھنا سنت اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پناہ مانگتا
ہون مین ساتھ خدا کی شیطان مردود سی بسم اللہ الرحمن الرحیم شروع ہی اللہ کی نام سی جو مہربان
رحم والا الحمد للہ سب تعریف اللہ کو ہی رب العالمین پرورش کرنی والا ساری جہان کا
الرحمن الرحیم بہت مہربان نہایت رحم والا مالک یوم الدین مالک انصاف کی دن کا
ایاک نعبد تیری ہی عبادت کرین ہم و ایاک نستعین تجہی سی مانگین ہم اہدنا الصراط
المستقیم بتا ہمکو راہ سیدہی صراط الذین انعمت علیہم راہ ان لوگون کی جنکو تو نی فضل کیا اور
نعمت دین مع ایمان کی انکو غیر المغضوب علیہم ولا الضالین نہ جن پر غضب ہوا اور نہ بہکی الی وہ جدا
بہولی ہوی جیسی یہود و نصاری مجوس مشرک کافر فاسق ملحد بیدین آمین یعنی قبول کر عرض ہماری اور یہ
لفظ کہنا مسنون ہی داخل قرآن نہین ف جب نماز بجماعت پڑہی مقتدی چپ کہڑا رہی فاتحہ اور سورۃ پڑہی
اور آمین آہستہ کہی اور اکثر عوام انپڑھ قل ہو اللہ کی سوا اور سورہ نہین جانتی لہذا اسکا بہی ترجمہ اردو مین لکہا گیا
اور حدیث مین آیا ہی قل ہو اللہ کا ثواب تہائی قرآن کی برابر ہی اور یہ سورۃ شامل ہی اللہ کی وحدانیت
اور بی نیازی پر قل ہو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد
تو کہہ اللہ ایک ہی پاک ہی کچہہ کہاتا نہ پیتا کسیکا محتاج نہین سب اوسکی محتاج ہین نہ اوسنی کسیکو جنا
نہ کسی سی جنا گیا یعنی نہ کسیکا باپ نہ کسیکا بیٹا اور نہین اوسکی برابر کوئی ف رکوع دلالت
کرتا ہی اس بات پر کہ حضور ہی کی عظمت کی سبب سی میری جہک گئی اور رکوع مین تین بار کہی
سبحان ربی العظیم پاک ہی میرا صاحب اعلی والا بڑا اوسکی سر اوپر اوٹہائی اور کہی
سمع اللہ لمن حمدہ سنی اللہ نی اوسکی بات جسنی سراہا اوسی ربنا لک الحمد
اے صاحب ہماری تیری ہی لیے ہین سب تعریفین اور خوبیان ف کہڑا ہونا رکوع کی بعد
واجب ہی اور یہ تسبیح پڑہنا سنت اور امام فقط سمع اللہ لمن حمدہ کہی اور مقتدی ربنا لک الحمد اور
منفرد یعنی اکیلا پڑہنی والا دونون کہی اور رکوع سجدی مین ایکبار سبحان اللہ کہنی سے

مقدار ٹہرنا فرض ہی اور تین تسبیح کی مقدار توقف سنت ہی سجدہ مین سُبْحَانَ رَبِّيَ
الْاَعْلٰى پاک ہی پروردگار میرا صاحب بہت اونچا ف توقف میان دونون سجدونکی ضروری ہی جلسہ کرکی
یہ پڑہنا مسنون ہی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ یا الہی خدا بخش مجہی اور رحم کر مجہپر اور راہ بتا مجہی اور
کہانا دی مجہی ف رزق دو قسم ہی ایک ظاہری کہ وہ کہانی پینی کی چیزین ہین اور دوسرا باطنی
کہ یاد خدا اور نور ایمان و معرفت ہی اور یہ دوسرا پہنچاتا ہی جنت کی نعمتون کو اور حدیث مین آیا ہی کہ سونا
صبح کا کم کرتا ہی روزی کو اور اکثر دولتمند صبح کو نہین جاگتی اور اونکی دولت بہی نہین گہٹتی سو یقین جانو کہ رزق
باطنی مین اونکی فتور پڑا واللہ اعلم اَللّٰهُ اَكْبَرُ یہ کہہ کر زمین پر سی سر کو اوٹہاوی بعدہ دو زانو بیٹہہ کر التحیات پڑہی
ف التحیات پڑہنا واجب ہی اور پچہلا بیٹہنا بقدر التحیات پڑہنی کی فرض ہی اور یہ التحیات کلام پروردگار اور نبی
مختار اور ملایکہ کا ہی شب معراج مین جب حضرت حضور باری مین حاضر ہوے زبان مبارک سی ثنا کیا اَلتَّحِيَّاتُ
لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ یعنی سب بندگیان زبان کی اللہ کو ہین اور سب بندگیان مال پاک کی
جناب باری سی حکم ہوا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ سلام تیرا ہی نبی اور
مہر اللہ کی اور خوبیان اوسکی آپنی عرض کیا اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ
سلام ہمپر اور نیک بندون پر ملایکہ مقرب نی جب یہ معاملہ نذر و نیاز بندۂ خاص الخاص اور
رب الارباب کا معاینہ کیا پکارا اوٹہی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
گواہ ہوتی ہین کہ نہین کوئی معبود بجز خدا اور گواہی دیتا ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندی اوسکی ہین اور بہیجی ہوی
اوسکی لطیفہ جب حضرت معراج سی تشریف لائی اور وہانکی باتین فرمائین صحابہ نی عرض کیا یا رسول اللہ حضور نی
نیک بندون کو خدا کی مہر مین شامل کیا گنہگار محروم رہی فرمایا اونکو بہی اپنی مین داخل کیا کیونکہ علینا صیغہ جمع ہو اور نہ
علی کہتا سبحان اللہ کیا رحمت عام ہی اور شفقت تام ہی سچ فرمایا خدا نی وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ صلی اللہ علیہ و آلہ
واصحابہ اجمعین ف یہ وقت دربار سی رخصت کا ہی اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہہ کی باہر آیا
چاہیی اوپر جو دربار والی مقربان شاہی ہین یعنی اللہ تمکو بچالی سب بلا سی اور مہربان ہی تم پر کلمہ دعا کا ہی
اور جب منہ سلام پہیری محافظ کرام کاتبین کی نیت کری اور امام ملایکہ اور مقتدی کو اور مقتدی ملایکہ اور امام

اور داہنی بائیں طرف والی مقتدیوں کو اور تسلیمات خاص سلطانی التحیات ہی بعد التحیات کی درود بھی
اللّٰھم صلِّ علی محمدٍ وعلی آلِ محمدٍ کما صلیت علی ابراھیم وعلی آلِ ابراھیم انک حمید مجید
الہی رحمت خاص بھیج محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور انکی آل پر جیسا کہ بھیجی تو نی ابراہیم اور انکی
آل پر تو ہی سراہا گیا اور بزرگی والا اللّٰھم بارک علی محمدٍ وعلی آلِ محمدٍ کما بارکت علی ابراھیم
وعلی آلِ ابراھیم انک حمید مجید برکت کی معنی برکت افزائش ہیں اسکی بعد اللّٰھم
اغفر لی ولوالدیّ وارحمھما کما ربیانی صغیرا واغفر لجمیع المؤمنین والمؤمنات
والمسلمین والمسلمات الاحیاء منھم والاموات برحمتک یا ارحم الراحمین یا ربنا
اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار
یا اور کوئی دعای ماثورہ پڑہی پھر سلام پھیری رہا تہہ اٹھا کر یہ دعا مانگی اللّٰھم انت السلام ومنک
السلام والیک یرجع السلام حینا ربنا بالسلام وادخلنا دار السلام تبارکت
ربنا وتعالیت یا ذا الجلال والاکرام اے اللہ تو ہی سلامت ہی اور تجھی سی سلامتی اور تیری طرف
رجوع ہی سلامتی جلا ہمکو سلامتی کی ساتھہ اور داخل کر ہمیں سلامتی کی گھر میں یعنی بہشت میں برکت والا ہی تو
اور برتر ہی تو ای صاحب بزرگی اور بخشش کی اور اسکی سوا جو دعا چاہیں پڑہیں مگر معنی جاننا ضرور ہے
دعای قنوت اللّٰھم انا نستعینک ونستغفرک ونؤمن بک ونتوکل
علیک ونثنی علیک الخیر ونشکرک ولا نکفرک ونخلع ونترک
من یفجرک اللّٰھم ایاک نعبد ولک نصلی ونسجد والیک نسعی ونحفد ونرجو رحمتک
ونخشی عذابک ان عذابک بالکفار ملحق اے اللہ ہم تجہہ سی مدد چاہتی ہیں اور تجہہ سی بخشش چاہتی ہیں اور
تجھی پر ایمان لائی ہیں اور تجھی پر بھروسا کرتی اور تعریف کرتی ہیں ہم تیری اچھی شکر کرتی ہیں تیرا اور ناشکری
نہیں کرتی اور چھوڑتی ہیں اسکو جو گناہ کرتی ملا ای اللہ تجھی کو ہم بندگی کرتے ہیں اور تیری ہی لئی نماز پڑہتی ہیں اور
سجدہ کرتی ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتی اور خدمت کرتی ہیں رحم امید وار ہیں تیری رحمت کی اور ڈرتی ہیں تیرے
عذاب سی البتہ عذاب تیرا کافروں سی ملنی والا ہی ف نفل کی نمازوں میں تہجد اور اشراق کی بڑی فضیلت ہے

فصل نماز جنازہ فرض کفایہ ہی جماعت مین سی اگر ایک نی بہی پڑہ لی سب سی ادا ہوا ور اسمین چار تکبیرین
ہین پہلی نیت کرین **نَوَیْتُ اَنْ اُؤَدِّیَ اَرْبَعَ تَکْبِیْرَاتِ صَلٰوۃِ الْجَنَازَۃِ وَالدُّعَاءُ**
لِھٰذَا الْمَیِّتِ وَالثَّنَاءُ لِلّٰہِ تَعَالٰی پہر اللہ اکبر کہکی ہاتہہ باندہی اور **سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ** آخر تک پڑہی مگر **جَلَّ**
ثَنَاؤُکَ اس مین زیادہ کری پہر اللہ اکبر کہہ کی درود پڑہی پہر اللہ اکبر کہہ کی یہ دعا پڑہی **اَللّٰھُمَّ**
اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ
مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ بِرَحْمَتِکَ یَا
اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ اس دعا کی بعد اللہ اکبر آواز بلند کہکر سلام دونون طرف پہیری اور جو میت
لڑکا ہو یہ دعا پڑہی **اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا ذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا**
وَّمُشَفَّعًا ای اللہ کر اوسی ہماری لیئی پیش منزل اور کر اوسی ہمارا ذخیرہ اور سفارش کرنیوالا اور سفارش
قبول کیا گیا **ف** پیش منزل اوسکو کہتی ہین جو پہلی منزل پر جاکر سب سامان درست کری اور لڑکی کی صورت
کی جگہ ہا کہی صیغہ مونث کی اور اگر یہ دعائین یاد نہون اللھم اغفر لی پڑہی **آداب معاشرت**
حدیث مین آیا ہی جو آدمی اپنی اہل و عیال کا بار اوٹہاوی اور اونکی مزاجیان سہی اللہ کی نزدیک اوسکا
بڑا درجہ ہی اور فرمایا خلق عیال ہی خدا کی جو کوئی چاہی احسان کری اللہ پر احسان کری عیال اللہ کی ساتھ
چاہئی خوش خلق و حلیم ہو کہ حیا و حلم کو شعبہ ایمان نبوت فرمایا ہی ہمسایہ اور دوستون اور اقارب سی
نیکی کری اور خدا کی دوست کو دوست اور دشمن کو دشمن سمجہی اور ماں باپ کی نافرمانی نکری اور نہین تو
کبہی اپنی اندری آرزو مکری خلق کو آزار نہ دی **ف** کتب معتبرہ مین لکہا ہی کہ پیٹ بہر کہانا اور انواع و اقسام
کہانا بدعت ہی زمانہ صحابہ و تابعین کی بعد سی رائج ہوگئی اور بقدر علم بقدر قوت عبادت مستحب ہی اور بقدر
سد رمق جان بچانی فرض اور ایک قسم کا کہانا جو سیر ہو اپنی سامنی سی کہانا ... سیر ہوگی تو ہاتہ اوٹہا لی اور جب خوب بہوک
ہو کہاوی اور رکہی بہوک باقی رہی ترک کری کپڑا بقدر ستر پوشی فرض ہی اور باقی مباح ریشمین اور زعفرانی
اور معصفر حرام تجمل کر اظہار شکر نعمت ... اور دگا کبر ... ہووا اور کبر و غرور کرلیتی ... زنانہ دست ... خلا ... اور لباس زنانہ
مردی پر حرام مین خوب ہی افراط و تفریط بد **ف** جاننا چاہئی کہ راہ ایمان کی نہایت دشوار ہی مگر جسپر اللہ اپنا

کریں یاد کرم سی حق تعالی فرماتا ہی اپنی بندونکی صفت مین لا تلهیهم تجارة و
لا بیع عن ذکر الله یعنی نہین غافل کرتی ہی اونکو سوداگری اور نہ خرید و فروخت
یاد خدا سی دوسری جگهہ فرمایا یذکرون الله قیاما وقعودا یاد کرتی ہین اوسکو اوٹهتی بیٹهتی هم علی
صلوتهم دائمون وہی لوگ اپنی نماز پر ہمیشہ قائم ہین اور شیطان کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا
ان عبادی لیس لک علیهم سلطان البتہ بندی میری نہین ہی تیرا اون پر غلبہ سو ویساہی ہی اور
حقیقت مین بندہ وہی جو مالک کی بندگی کری خدا توفیق دی ہمکو اپنی طاعت اور اپنی رسول
کی اطاعت کی صلی الله علیہ وآلہ وسلم دوسرا رکن بیان حقیقت صوم مین جاننا چاہیی
کہ روزہ رمضان شریف کا فرض ہی ہر مسلمان عاقل بالغ پر اور مومنہ عاقلہ بالغہ پر جو پاک ہو حیض
ونفاس سی منکر اوسکی فرضیت کا کافر اور بے عذر چهوڑنی والا گنہگار ہی اور روزہ مراد ہی چهوڑنی
سی کهانی اور پینی اور جماع کے صبح صادق سی آفتاب کی ڈوبنی تک نیت کی ساتهہ اور نیت دلکی
معتبر ہی اور نیت کا وقت شام سی دوپہر تک ہی اور قضای رمضان کی اور روزہ نذر معین اور
روزے کفارے کی نیت کا وقت رات ہی اور رمضان کی چاند دیکهنی مین اگر ابر و غبار ہی تو گواہی
ایک شخص عادل کی مقبول ہی مرد ہو یا عورت اور اگر ابر یا غبار نہین تو گواہی جماعت کثیرہ کی
چاہیی مگر جو اسوقت مین ایک شخص دیکهی اوسپر روزہ فرض ہی اوسکی گواہی سی اورون پر فرض نہوگا
اور عید کا چاند دیکهنی مین گواہی دو مرد اور دو عورتون کی شرط ہی اور روزہ شک کا یعنی اگر ابر
و غبار کی سبب رمضان کا چاند معلوم نہو اور فجر کو روزہ رکهی مکروہ ہی مگر جو نفل کی نیت سے رکهے
تو مکروہ نہین **فصل** بیان حد صبح صادق مین بقدر ضرورت جاننا چاہیی کہ رات اور دن
بالاتفاق ساٹهہ گهڑی ہی لیکن کبهی دن زیادہ ہوتا اور کبهی رات [illegible] تک رات مین
پل بڑهتی ہی اور ساٹهہ پل کی ایک گهڑی مقرر ہی اور ماہ کی شروع سی اساڑہ تک دن بڑهتا ہی
اور صبح صادق رات کی ساتوین حصی سی مقرر ہی بالاتفاق جب راتین چهوٹی ہون ساڑهی تین گهڑی
رات باقی رہی ہی کهانا پینا ترک کری اور بڑی راتون مین چار گهڑی سی پانچ گهڑی تک غرضکہ

ساتوین حصی شب کا حساب کری **فصل** افطار مین جب آفتاب ڈوبی اور روزہ دار کی دل کو یقین
ہو کہ غروب مین شک نہین افطار کری اور اگر غروب مین شک ہے تاخیر کری اور نشان غروب کا
جانب مشرق کی سیاہی ہی اور باقی رہنا روشنی کا جانب مغرب مین کچھ ضرر نہین اور جلدی
کرنا افطار مین تیقن غروب کی بعد مستحب ہی اور تاخیر مین احتیاط ہی اور تاخیر افطار
ستارونکی نمود تک مکروہ ہی شیخ عبد الحق محدث دہلوی نی لکھا ہی کہ تاخیر پر عمل اکثر
مشایخ کا ہی دفع شرارت نفس کی واسطی اور فتاوای معتبرہ مین مرقوم ہی کہ تعجیل افضل ہی اور
تاخیر مین احتیاط زیادہ ہی کیونکہ جلدی مین خوف وقوع افطار قبل وقت ہی نہ دیر مین
فصل جان کہ روزہ ٹوٹ جاتا ہی کہانی اور پینی اور جماع سی قصداً نہ سہواً اور سرمہ
لگانی یا بوسہ لینی سی جب تک انزال نہو یا غبار یا دہوان حلق مین جانی سی یا روغن
مین ڈالنی یا خون نکلوانی یا کم خنی سی کسی چیز کی کہانی سی یا احتلام یا انزال سی کہ شہوت سی
دیکہنی کی سبب ہو روزہ نہین جاتا اور اگر بوسہ لیا اور انزال ہوا روزہ جاتا ہی اور قضا ہی کفارہ
واجب ہوتی ہی اور کفارہ روزی کا ایک غلام آزاد کرنا یا ساٹھ محتاجون کو کہانا کہلانا پیٹ
بہر کی یا ساٹھ روزی پی در پی رکہنا اور حقنہ کرانی اور کان مین روغن ڈالنی اور زخم پر دوا رکہنی سی
کہ دماغ مین یا پیٹ مین پہنچی روزہ ٹوٹ جاتا ہی قضا اور کفارہ لازم آتا ہی مگر سوراخ ذکر مین
روغن ٹپکانی سی روزہ نہین جاتا اور چکہنا کسی چیز کا زبان سی بی عذر جیانا مکروہ ہی روزہ نہین
جاتا اور مسواک کرنا اور بوسہ لینا اگر خوف انزال نہو اور مونچہون مین تیل لگانا مکروہ نہین **فصل**
روزہ نہ رکہنا رمضان کا روا ہی اگر مرض بڑہنی کا ڈر ہو یا سفر شرعی لاحق ہو اور
سفر شرعی تین رات اور دن کا ہی مگر سفر مین دو رکعت فرض اگر کم کری
گنہگار ہو اور روزی بہی اگر طاقت ہو تو رکہنا بہتر ہی لیکن زوال عذر کی بعد قضا کر لی اور
پی در پی رکہنا قضا کی روزون کا واجب نہین مسئلہ اگر کوئی شخص مر گیا اور اوس پر قضا کی
قضا تہی اور وہ وصیت فدیہ دینی کی کر گیا وارث اوسکی عوض ہر روزی کی دو سیر پختہ گیہون

یا چاہیے جو دیت مسئلہ رمضان حال کی روزے مقدم ہین قضاء رمضان گذشتہ پر اور اگر حاملہ یا
یا دودہ پلانے والیان جو اپنی ذات کی ضرر یا ضرر فرزند کی خوف سے روزہ نرکہین جائز ہے بعد رفع عذر
قضا کرین اور فدیہ دینا روا نہین اور شیخ فانی یعنی جو بدّہا طاقت روزے کی نرکہتا ہو فدیہ دیوے
مسئلہ اگر لڑکا رمضان مین بالغ ہوا یا کافر مسلمان ہوا باقی دن امساک کرے یعنی جس گہری سے
بالغ ہوا یا اسلام لایا شام تک کچھہ نکہاوے پیوے اور اگر امساک نکیا قضا نہین اور اگر مسافر نے رمضان
مین نیت افطار کی اور اپنی شہر مین آیا اگر دوپہر سے پہلے آیا ہے روزے کی نیت کرے مسئلہ
اگر کوئی رمضان مین بے ہوش ہوا افاقے کی بعد قضا کرے مگر جس دن بیہوش ہوا اس دن کی قضا نکرے
اگر کوئی سارے رمضان بہر دیوانہ رہا قضا نکرے اور جو درمیان مین ہشیار ہوا اس روزے قضا کرے
اور اگر کسینے رمضان مین بے نیت روزہ رکہا اور توڑ ڈالا قضا واجب ہے نہ کفارہ مسئلہ اگر کوئی
مسافر رمضان کے دن مین مقیم ہوا یا عورت حیض و نفاس سے پاک ہوئی باقی روز امساک کرے یعنی
کچھہ نکہاوے پیوے مسئلہ کسینے سحر کہائی اس خیال سے کہ ابہی رات باقی ہے اور صبح ہوگئی یا افطار کیا اس
گمان سے کہ آفتاب غروب ہوا اور ابہی نہوا تہا امساک کرے اور روزہ قضا کرے نہ کفارہ اور اگر روزہ
دار نے بہولے سے کچھہ کہا لیا اور بعد اسکے قصداً کہایا یہ جانکر کہ روزہ توٹ گیا قضا ہے نہ کفارہ واجب
ہے مسئلہ اگر عورت روزہ دار سوتی تہی یا دیوانی تہی اور کسینے اوسکے ساتہہ جماع کیا سوتی والی پر قضا
ہے اور دیوانے پر کچھہ نہین مگر اوسپر کہ رمضان ہی مین اوسکا جنون جاتا رہا قضا واجب ہے مسئلہ
پانچ دن سال مین روزہ حرام ہے ایک عید رمضان کا دن دوسری عید اضحی اور تین دن ایام تشریق کے یعنی
گیارہوین بارہوین تیرہوین ذی الحجہ کے اگر ان دنوں مین کسینے نذر کی روزے رکہے افطار کرے اور دنون مین
قضا کرے

فصل فدیہ روزہ رمضان اور صدقہ عید الفطر کے بیان مین جاننا چاہیے کہ فدیہ ہر روزے کا آدہا صاع
گیہون یا ایک صاع جو یا خرما یا ستو یا اور کوئی چیز ہے اور صدقہ عید الفطر کا بہی ہے اور صاع چار مد کی
اور مد دو رطل عراقی کا اور رطل حنفیہ کی تحقیق کے موافق ایکسو تیس درم کا ہوتا ہے اور درم وزن مین تین ماشہ
چار جو پاؤ کا اسی حساب سے صاع عراقی دو سو ستر تولہ کا ہوا اسکے حساب سے تین سیر آدہ پاؤ کچھہ زیادہ ہوتا ہے

احتیاطاً چار سیر مقرر رکھا گیا ہی نصف صاع کا دو سیر اور سیر اسی تولی کا اور آٹھہ تولی کا وزن رکھتی ہی اگر چہ
اسمین اختلاف باعتبار وزن ہر شہر کی بہت ہوتا ہی لیکن متاخرین نی یہی وزن جاری رکھی ہی اور
یہی مالابد مین لکھا ہی واللہ اعلم ف نفل کی روزون مین اتنی روزونکا بڑا ثواب ہی روزہ عرفہ
یعنی نوین ذی الحجہ کا روزہ شعبان کی چودہوین کا عشرہ محرم کا روزہ اور ایام بیض یعنی تین روزہ ہر مہینی مین رکھنا اور
تاریخون مین اختلاف ہی صحیح تیرہوین چودہوین پندرہوین ہی سارے مہینی کی روزونکا ثواب ملتا ہی اسلیے [illegible]
حضرت نی ان روزونکی رکھنی والی کو صائم الدہر فرمایا اور سال بھر روزہ رکھنی والی کو لا صام ولا
افطر یعنی نا روزہ رکھا نہ افطار کیا اور نکتہ یہ ہی کہ روزی سی غایت نفس کا مارنا ہی اور راہ
خدا مین مشقت اٹھانا سو جب عادت ہو گئی دونو حالتین مساوی ہوئین ف تاخیر سحر مسنون ہی جس قدر ہو سکی
لیکن صبح صادق نہو نی پائی اتنا دھیان رکھی فصل اعتکاف سنت موکدہ ہی عشرہ اخیرہ رمضان
مین اور ایک دن رات سی کم روا نہین اور مسجد جامع اولی ہی تا جمعہ اور جماعت سی محروم نرہی اور
شرط اعتکاف مسجد سی نہ نکلنا سوای پیشاب یا پاخانی کی یا نماز جمعہ کی بقدر ادای فرض کی اور بعذر مسجد سی
باہر آنی سی اعتکاف جاتا رہتا ہی کہانا پینا سونا خرید و فروخت ہونا لانی اسباب کی مسجد کی اندر درست
ہی اور جماع اور دواعی یعنی جن چیزون سی خواہش جماع پیدا ہو مثل بوس و کنار وغیرہ حرام ہی اور
چپ رہنا مکروہ ہی مگر کلام بیہودہ نکری اور اگر دن کی اعتکاف کی نذر کی تو اسکا اعتکاف بہی لازم ہی
اور بی روزہ رہنا بہی مروی ہی از بعض ائمہ سی منقول ہی کہ اگر جماعت مسجد مین بہ نیت عبادت وقف
کری اور معتکف ہو تو ثواب پاتی لیکن امام ابی حنیفہ صاحب ایکدن سی کم روا نہین رکہا واللہ اعلم بالصواب

تیسرا رکن حج مین

جاننا چاہیی کہ کعبہ اور مسجد اور عرش تشبیہات ہین تسکین مردم ظاہربین اور دلدادگان مسکین کی لیے
اوسکو اپنا گہر فرمایا اور اوسکی تعظیم کا امر فرمایا والا خانہ خدا بری ہی اِنَّ اللّٰہ بِکُلِّ شَیءٍ مُحِیطٌ فَاَیْنَمَا
تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ مگر حج حاضری جانا [illegible]

پر مقام عرش رب العالمین بالای سر اور آسمانون کی اوپر محض تعظیما کہتی ہین والاعرش محیط ہی
کاینات کو جیسکی ضمیر مذکر کی اللہ جل شانہ کی طرف پہیرتی ہین از راہ شرف حالانکہ نہ وہ مذکر ہی نہ مونث
اور نہ بی مجاز و تشبیہ صورت تسلی عشاق نہین ہو سکتی جس طرح کوئی اپنی محبوب سی دور ہووی اوسکی تصویر
پا کی یا اور نشانی پیش چشم رکہی و تعظیم و تکریم کیا کری البتہ کچہ دل کو قرار ہوگا جب حضرت آدم دنیا مین
پہینکی گئی عرض کی یا رب العالمین وہان بیت المعمور کی گرد کہ قبلہ عرشیان ہی ہم قربان ہوکر دیدہ و دل کو
تسکین دیتی تہی اور اوسکو خانہ حق سمجہتی یہان بہی کوئی ایسی چیز ارشاد ہو تا خانہ دل آپکی محبت سی آباد ہو
تعمیر چار دیواری کا حکم ہوا اور وہ بیت المعمور اوپر چہت کی مانند رکہ دیا گیا حضرت آدم ہمیشہ
اوسکی زیارت سی اپنی تسلی بخشتی بعدہ طوفان نوح مین وہ آسمان پر اوٹہہ گیا اور چار دیواری
ڈہ گئی پہر حضرت ابراہیم کو اوسکی تعمیر کا حکم ہوا انہون نی بمشارکت فرزند جلیل القدر اپنی حضرت اسمعیل
ذبیح اللہ کی اوسکو بشکل کعبہ تیار کیا اس لیی موسوم بکعبہ ہوا جب دیوارین اوسکی بلند ہوئین ایسی شی کی
جویا ہوئی کہ جسپر کہڑی ہوکر بنائین بدلالت حضرت جبرئیل دو پتہر بہشتی سیاہ و سپید ہاتہہ لگی
سپید پر کہڑی ہوکر تعمیر شروع کی وہ وہی مقام ابراہیم ہی اور اوسکی تاثیر یہ تہی کہ جس قدر چاہتی
بلند و پست ہوجاتا تہا چنانچہ جب کعبہ تیار ہوا اور حکم الہی حضرت ابراہیم کو ہوا کہ دنیا کی لوگون کو
خبر کر دو کہ حق تعالی نی ایک اپنا گہر بنایا سو تم سب پیادہ و سوار جوق جوق اور فوج فوج آکر اوسکی
زیارت کرو تب حضرت نے اوسی پتہر پر کہڑی ہوکر آواز بلند فرمایا اور وہ پتہر صفا و مروہ سی اونچا ہو گیا اور
باعجاز نبوت آواز حضرت کی سبکی کانون مین پہنچی اور آنا شروع ہوا اور وہ دوسرا پتہر سنگ سیاہ
حجر اسود ہی کہ کعبہ کی دیوار کی متصل رکہا ہی بعضی کہتی ہین وہ بہی سپید تہا گنہگارون کی بوسہ دینی
سی سیاہ ہوا واللہ اعلم بالصواب **فصل** فضائل حرمین بخاری اور مسلم مین آیا ہی کہ حضرت نے
فرمایا کہ ایک عمرہ دوسرے عمری تک درمیانی گناہون کو مٹاتا ہی اور مقبول حج کا سوا
بہشت کی کوئی اور عوض نہین اور صحیح مسلم مین ہی کہ جو بیت اللہ مین آیا جس طرح کہ نہ اوسنی عورت
سی صحبت کی اور نہ گناہ کیا تو ایسا بیگناہ ہوا جیسی کہ مان کی پیٹ سے پیدا ہوا

اور بہی فرمایا اسلام اور ہجرت اور حج اگلی گناہون کو ڈہاتی ہین شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نی لکہا
ہی اور یہی قیامت نامہ مین اسکا مذکور ہی کہ حساب کی دن کعبی کو ملایکہ لیجاکر بالای صخرہ بیت المقدس
کہ آسمان اور زمین کی بامین معلق ہی اور اسکو تخت رب العالمین کہتی ہین رکہین گی اوس وقت اثنای اوسین
گذر تربت رسول مقبول پر ہوگا اوس وقت کعبہ السلام علیک یا رسول اللہ کہی گا قبر شریف سی جواب آئیگا
وعلیک السلام یا بیت اللہ کیا ہی تیرا معاملہ میری امت کی ساتہہ جواب دیگا جو میری زیارت کو
آئین ہین انکی جانب سی آپ مطمئن رہین اور باقی کی شفاعت کیجیی **فصل** حج فرض ہی جو
اوسکو نمانی کا فر ہی اوسپر جو عاقل بالغ صاحب مقدور ہو یعنی آنی جانی اہل وعیال کی
خرچ کی سوا اوسکی پاس خرچ اور سواری میسر ہو اور راہ مین امن ہو اور عورت پر اوس وقت فرض ہی کہ
اوسکی ساتہہ خاوند یا محرم ہو تمام عمر مین ایک بار حج فرض ہی اور باوجود مقدور سستی حج کی
سخت گناہ ہی **فرائض** احرام عرفے کی دن عرفات مین ٹہرنا اگرچہ ساعت
بہر ہو طواف الزیارت **واجبات** اختلاف اسمین بہت ہی بعضون نی اٹہارہ اور
بعضون نی پینتیس لکہی ہین اور راجح یہ ہی کہ آٹہہ سی زاید کی ترک مین قربانی لازم نہین
احرام میقات سی باندہنا صفا اور مروہ مین دوڑنا مزدلفہ مین ٹہرنا کنکریان مارنا سر منڈانا یا بال کتروانا
اور عورتون کو فقط بال ہی کتروانا چاہیی مسافر کو رخصت کا طواف کرنا تہوڑی رات تک
پہاڑ عرفات پر ٹہرنا سورج ڈوبنی کی بعد عرفات سی پہرنا اگر دنسی ہو اسکی سوا سب سنت اور آداب
ہین **فصل** ایام حج شوال اور ذی قعدہ اور دس دن ذی حجہ کی ہین اندنون سی پہلی احرام
باندہنا مکروہ ہی اور عمرہ سنت موکدہ ہی وہ یہ ہی کہ احرام کی ان سی طواف اور سعی اور آگی ر
عمرہ سال بہر درست ہی مگر عرفی سی تیرہوین تک مکروہ ہی اور احرام کا طریقہ یہ ہی کہ وضو کری
اور اگر غسل کری تو مستحب ہی اور سر منڈانا موچہہ کترانا ناخن کٹوانا پاکی لینا ہی مستحب ہی
اور اگر سر پر بال ہون تو کنگہی کرنا تہبند باندہی اور چادر اوڑہی اور اگر تہبند اور چادر نیی یا پرانی ہو
دہو ڈالی پیرہن مین خوشبو لگادی اگر میسر ہو اور دو رکعت نماز پڑہی پہر یون کہی

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ
لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ
وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ جب نیت حج کر کے لبیک کہا محرم
ہو گیا اب بچنا چاہیے جماع سے اور گناہ سے اور رفیقوں سے لڑنے اور خشکی میں شکار مارنے
اور نہ اسکی طرف اشارہ کرے نہ کسیکو شکار بتاوے نہ خوشبو لگاوے نہ ناخن کاٹے مونہہ اور سر چھپاوے
داڑھی اور سر خطمی سے نہ دھووے تمام بدن کے بال مونڈے نہ کترے نہ اوکھاڑے اور کرتا پاجامہ
قبا پگڑی رنگین کپڑے نہ پہنے اور ہمیشہ لبیک کہا کرے چڑھتے اور اوترتے ملاقات اور
نماز کے وقت اور صبح کو **فصل بیان معنے بعض الفاظ میں** احرام ہمزہ کے زیر
سے حرام کرنا اور حرم میں جانا اور اصطلاح میں نیت کرنا حج کا وجہ مناسبت دونوں
معنے میں یہ کہ نیت حج حرام کرتی ہے بہت چیزوں کو اور میقات کے معنی لغت میں
وعدہ کا وقت اور وہ جگہہ کہ جہاں سے مکے جانیوالے کو بے احرام جانا درست نہیں یہ مدنی والوں کا میقات
ذو الحلیفہ ہے اور عراق والوں کا ذات عرق اور شام والوں کا جحفہ اور نجد کا قرن اور
یمن کا یلملم اہل ہند کا بھی یلملم ان مکانوں سے تاخیر احرام حرام ہے لیکن تقدیم درست ہے اہل مکہ
حرم سے باندھیں اور عمرے کا احرام تنعیم سے **تحقیق مقامات** ذو الحلیفہ مکے سے دس منزل اور
مدینے سے دو کوس عوام اسکو آبار علی بھی کہتے ہیں ذات عرق مکے سے تین منزل ایک پہاڑ کا
نام ہے جحفہ مکے سے اوتر اور پچھم میں تین منزل تبوک کے سر راہ قرن ایک پہاڑی
ہے مکے سے دو منزل عرفات کے نہر کے پاس یلملم مکے سے دو منزل تنعیم ایک مکان ہے حرم
کے باہر مکے سے تین کوس حطیم چھہ ہاتھ زمین کعبہ کی حضرت ابراہیم کے عہد میں داخل کعبہ تھی اب
جدا ہے پشتہ دیوار کعبہ کا جسکو شاذروان کہتے ہیں اور طواف کعبہ کا مع حطیم کرے سات بار
اور حجر اسود کو چومے اور جو ہجوم کے باعث بوسہ میسر نہو دور سے کوئی چیز اوس میں
چھوا کر چومے اگر یہ بھی میسر نہو ہاتھ کے اشارے سے چھووے اور ہاتھ چومے اور رکن

پانی کا چھونا مستحب ہی اور وہ ملک یمن کی طرف کا کونہ ہی صفا اور مروہ دو پہاڑ ہین کہ بی بی ہاجرہ
مان حضرت اسمعیل کی پانی کی تلاش مین ان دونون پہاڑون کی بیچ دوڑی تہین ہی سنت ہوا تا یاد
آوی مصیبت انکی اور حل مشکل برآرندہ حاجات خالق کاینات ہستی میم کو زیر اخر الف مقصورہ ایک
مکان ہی پورب کی طرف عرفات کو جانی راہ کو وہان ٹہرنا سنت ہی عرنہ وادی شیطان ہی عرفات کی
مسجد سی مغرب کی طرف اگر مغرب کی دیوار اوس مسجد کی گر پڑی تو اوسمین گری ف ظہر اور عصر مسجد نمرہ
مین ملاتی ہین وہ مسجد حضرت ابرہیم علیہ السلام کی ہی پہاڑ عرفات کی آخر حد مین قریب ایک کوس
کی اور جو جمعہ کا دن ہو تو جمعہ درست نہین جمعہ شہر مین چاہیی عرفات مکی سی نو کوس ایک پہاڑ
ہی پورب کی طرف جہان حضرت آدم نی حضرت حوا کو پہچانا تہا مزدلفہ ایک مکان ہی عرفہ و منی
کی بیچ دو کوس کا لنبا مکی سی چھہ کوس پر **فصل** قران تمتع سی افضل ہی اور قران یہ ہی کہ حج
او عمرہ کی میقات سی ساتہہ ہی نیت کری یعنی دو رکعت احرام کی بعد یون کہی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ
اُرِیْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَیَسِّرْھُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْھُمَا مِنِّیْ
پہر لبیک کہی اور تفصیل احکام حج کی بڑی کتابون سی دریافت کری جسکو اللہ تعالی ہدایت دی
عزم حج کی اور اس مختصر مین صرف مقصود اطلاع کرنا فرضیت و ثواب حج کی ہی تنبیہاً للغافلین و تشویقاً للراغبین

فصل زیارت قبر رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

جذب القلوب مین لکہا ہی کہ حضرت نی فرمایا جسنی میری زیارت قبر کی اوسکی واسطی
شفاعت کرنا مجہپر واجب ہی اور جسنی حج کی بعد میری قبر کی زیارت کی اوسنی گویا
میری زندگی مین ملاقات کی اور جسنی نکی اوسنی مجہپر ستم کیا علماء اہل سنت متفق ہین کہ
زیارت آپکی سنت ہی کیونکہ زیارت قبور جملہ مومنین مستحب ہی چہ جائیکہ زیارت قبر آن حضرت
کہ بلا شبہہ زندہ ہین اپنی قبر مین اور زایر کی سلام کا جواب دیتی ہین ایسی دولت سی محروم
رہنا کمال بی نصیبی ہی اور حدیث مین ایا ہی کہ سوای بیت اللہ کی اور مسجد نبوی مسجدون سی
سو حصہ افضل ہی اور اہل بقیع کی زیارت کری اور سب پر سلام بہیجی

چوتھا رکن زکوٰۃ میں

ہر عاقل بالغ مسلمان آزاد پر جو صاحب نصاب ہو اور پوری ملکیت اپنی مال پر رکھتا ہو سال بھر کے
بعد زکوٰۃ فرض ہے بشرطیکہ مال بڑھنے والا ہو تجارت سے یا پیدائش سے جیسے جانور اور سونے
چاندی میں افزائش تقدیری ہے بڑھانے سے بڑھتا ہے اور اصل ہے تمام مالوں کا جیسے تخم اور رہنے کا
گھر اور اسباب ضروری اور غلام خدمت کا اور ہتھیار استعمال اور سواری ضروری اور کسب والوں کے اوزار
اور عالم کی کتابیں انمیں زکوٰۃ نہیں اور مال مستغرق بدین پر یعنی جو مال کہ بقدر ادائے قرض ہو زکوٰۃ نہیں
مسئلہ زکوٰۃ بے نیت ادا نہیں ہوتی لیکن اگر سب مال راہ خدا میں خیرات کرے ادا ہو جاتی ہے
مسئلہ پانچ اونٹوں میں ایک بکری اور تیس گائیوں میں ایک گوسالہ یکسالہ اور چالیس بکریوں میں ایک
بکری دینا واجب ہے مسئلہ چاندی کی نصاب دو سو درم ہے بعد سال کے پانچ درم زکوٰۃ دے اور علماء
کے نزدیک دو سو درم کے پچاس اور دو تولہ اور چھ ماشے چاندی ہوتی ہے اسی حساب سے روپیوں میں
زکوٰۃ دے اور سونے کی نصاب بیس دینار ہیں آدھا دینار زکوٰۃ دے اور ظروف نقرئی اور طلائی اور
زیور میں اسی حساب سے زکوٰۃ دے اور دو سو درم سے جو زیادہ ہو تو جب تک چالیس درم تک اور دینار میں تک زکوٰۃ نہیں اور
جب درم چالیس اور دینار چار ہوں درموں میں ایک درم اور دیناروں میں دو قیراط زکوٰۃ دے اور دینار بیس
قیراط کا ہوتا ہے اور قیراط پانچ جو کا اور درم چودہ قیراط ہے مسئلہ درم اور دینار کھوٹا اگر تانبا وغیرہ
آمیزش کم ہے خالص کا حکم رکھتا ہے اور جو زیادہ آمیزش ہے تو اسباب کا حکم ہے مسئلہ فقیر اور مسکین
اور عامل زکوٰۃ کو اور اس کو جو جہاد نہ کر سکے اور مسافر کو زکوٰۃ دینا درست ہے مسئلہ اصول یعنی ماں باپ
دادا پردادا دادی نانا پرنانا نانی پرنانی دادی پردادی کو آدم و حوا تک اور فروع یعنی اولاد کو اور
بی بی کو اور اپنے غلام کو اور ذمی کو اور بنی ہاشم اور شیخ ناصریہ کو یعنی اولاد جناب ناصرالدین محمد بن
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہ امام حسن علیہ السلام کی نواسی ہیں چنانچہ مؤلف انہیں کی اولاد سے ہے زکوٰۃ نہ دے
مگر صدقہ ذمی کو دینا درست ہے مسئلہ اگر مستحق زکوٰۃ سمجھ کر زکوٰۃ دے اس کے بعد ظاہر ہوا کہ وہ غلام اس شخص
کا تھا پھر زکوٰۃ دے اور اگر ظاہر ہوا کہ غنی یا باپ یا بیٹا یا ہاشمی یا ناصری ہے زکوٰۃ اعادہ نہ کرے صرف فقیر مومن ہی ایمن

یا تین دن کا کھانا ر کھتا ہو اور مسکین وہ ہی کہ کچھہ نہ رکھتا ہو مسئلہ پانچ اونٹون مین ایک بکری اور پچیس
مین ایک برس کا اونٹ کا بچہ چھتیس مین دو برس کا چھیالیس مین تین برس کا بچہ اکسٹھہ مین چار برس کا چھہتر
مین دو بچے دو دو برس کی اکانوی مین ایک سو بیس تک دو بچے تین برس کی اسکی بعد زیادہ ہون
ہر پانچ مین ایک بکری اور جب ایک سو پینتالیس کو پہنچین دو بچے تین برس کی اور ایک سال
بہر کا پانسو پچاس مین تین بچے تین سال کی اسی طرح ہمیشہ حساب کرتا رہے مسئلہ تیس گایون مین
ایک بچہ برس دن کا چالیس مین دو برس کا اگر بچہ بہم نہ پہنچے قیمت دے اور اسی طرح حساب کرتا
رہے مسئلہ چالیس بکریون مین ایک سو بیس تک ایک بکری اسکی بعد دو بکریان دو سو تک
اسکی بعد ہر سیکڑے مین ایک بکری زیادہ کرتا رہے مسئلہ جو سونا یا چاندی زمین زراعت مین گڑا ہوا پایا پانچوان
حصہ حاکم کو دے اور جو گہر یا زمین مین اپنی پایا کچھہ نہ دے اور جو ہرہ پایا پانچوان حصہ لے اور جو فیروزہ یا موتی یا
عنبر پایا کچھہ واجب نہین مسئلہ مسجد بنانا اور کفن مردکو دینا یا قرض مردکا دینا اور غلام مول لیکر آزاد کرنی کی وجہ زکوٰۃ سی درست نہین مسئلہ پہنچانا زکوٰۃ کا دوسرے شہر مین درست نہین مگر یہ کہ اقربا صاحب زکوٰۃ کی
اوس شہر مین حتی ہون یا لوگ اوس شہر کی فقیر زیادہ ہون مسئلہ کام والی جانورون
اور بوجھہ لیجانی والی اور گہر کی چارہ کہانی والون مین زکوٰۃ نہین مسئلہ بہیڑ
بکری کا حکم ایک ہی اور جو بکری زکوٰۃ مین دے ایک برس سی کم ہو نہ بہت غریب نہ بہت
دبلی مسئلہ خچرون اور گدہون مین زکوٰۃ نہین اونٹ اور گای اور بکری کی بچون مین
زکوٰۃ نہین اور گہوڑون مین اگر چرائی پر ہو فی راس ایک دینار یا قیمت کرے اور دوسو درم
مین پانچ درم دے مسئلہ جسپر زکوٰۃ واجب ہے صدقہ فطر واجب ہے اپنی طرف
سی اور اولاد صغیر اور غلام کی طرف سی الحمد للہ علی الاختتام والصلوٰۃ والسلام
علی رسولہ خیر الانام وآلہ واصحابہ الکرام خاتمہ اسکی سوا احکام حج کی اور دعائین حرم شریف
کی خادم تعلیم کر لیتی ہین اور جسکو شوق مطالعہ ہو بڑی کتابون مین دیکھی اس مختصر مین
گنجایش نہ تہی اور اس مین تو غرض صرف بیان عظمت اور فضیلت ان چار ارکان کا تہا

شوق دلانی کی لیی جب انسان کو ذوق ہوا تب دریافت کرنا کتنا کام ہی فرض آدمی کو چاہیے
کہ پہلی اپنا ایمان درست کری وہ کیا کہ خدا کو ایک جاننا اور اوسکا شریک نہ ماننا اور ہر کام کا مالک
اوسکو سمجھنا اور ضرر اور نفع اوسکی طرف سی جاننا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجا ہوا اللہ تعالی
کا برحق جاننا اور جو کچھ حضرت انکی طرف سی لائی اوسی سچ جاننا پھر اسلام پر مضبوط ہونا یعنی
صلوۃ اور صوم اور زکوۃ اور حج وغیرہ اوامر اور باز رہنا منہیات سی جیسی چوری غنا یاری
جھوٹ زنا مارڈالنا مومن کا اور آزار دینا مومن کا بی حجت شرعی اور شراب پینا اور جوا کھیلنا
اور غیبت کرنا اور مانند اسکی اور اگر وقت ملی تحقیق اختلافات کی اور علم بھی پڑہی مضایقہ نہیں و
الا کچھ ضرور نہیں جس پیشوا کا معتقد ہوا اوسکی پیچھی چلا جای اور اختلاف علما کا رحمت ہی
کسیکو بد نجانی اللہ تعالی اپنی حبیب کی صدقی سی سبکو بخش دیگا بشرط ایمان کی مگر شرک نہیں بخشیگا

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ
فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ

للہ الحمد والمنۃ کہ کتاب مستطاب ارکان اربعہ مؤلفہ فاضل بی بدل عالم باعمل جناب
مولوی مقبول احمد صاحب گوپاموی بہ تصحیح جناب مولانا و بالفضل اولانا جناب
مولوی قدرت احمد صاحب والد مؤلف و مقابلہ حافظ عظیم اللہ
ساکن پیلی بہیت سلمہم اللہ تعالی بتاریخ بستم ماہ شوال سنہ ۱۲۶۲ ہجری
در مطبع مطبوعہ مصدر افعال حسنہ بلدہ مدراس
شمایل حمیدہ مکرم زمن جناب
میر حسن اللہ میر حسین عرف
میر کامل مرحوم پیرایہ
انطباع یافت

ف قربانی عید الاضحی کی دن مسلمان آزاد تونگر صاحب گوتہ شہر کی رہنی والی پر واجب
ہی واسطی ذات اپنی کی اور اولاد اور ازواج سی واجب نہیں مگر بہتر ہی کہ اگر مالدار ہوں اپنی
مال سی دیں اور وقت قربانی کا صبح صادق روز عید کی بارہویں تک شہر کی رہنی والی کو
پہلی نماز عید سی قربانی جایز نہیں اور گاؤں کی رہنی والی کو قبل نماز عید کی جایز ہی اور
قربانی میں بکری واسطی ایک شخص کی اور گائی اور اونٹ واسطی سات آدمی کی بہتر ہی
مگر چاہیی کہ قربانی دبلی اور اندہی اور لنگڑی کہ مذبح تک نجا سکی اور کان اور دم اوسکی بیشتر کٹا
ہوا اور اگر گوشت قربانی کا آپ کہائی اور تونگروں یا درویشوں کو دی اور ذخیرہ کری بہی
جایز ہی اور تیسرا حصہ گوشت کا اور پوست صدقہ کرنا مستحب ہی مسئلہ چاہیی کہ گوسفند کو ذبح کری
یعنی رگیں حلق اوسکی کی نام اللہ کا لیکر کاٹی اور اونٹ کو نحر کری یعنی قریب سینہ کی رگیں اوسکی
کاٹی اور اگر بالعکس کریں مکروہ ہی مسئلہ جو بعد ذبح یا نحر کی شکم مذبوح یا منحور سی بچہ مردہ
نکلا کہانا اوسکا درست ہی مسئلہ ذبح کرنا ناخن یا سینگ یا دانت سی کہ جسم سی جدا ہوں
یا سنگ تیز سی درست ہی غرض کہ اوس چیز سی ذبح کرنا کہ رگیں کاٹی اور خون بہی درست ہی
ف گدہی کا دودہ پینا مکروہ ہی اور کہانا اور پینا اور روغن سر میں ڈالنا اور خوشبو لگانا
چاندی اور سونی کی برتن سی مرد اور عورت کو مکروہ ہی اور سوار ہونا زین نقرئی پر اور بیٹھنا
کرسی زرکوب پر درست ہی مگر جس جگہہ کہ چاندی لگی ہی وہاں نہ بیٹھی مسئلہ اگر کسی شخص
کو واسطی مہمانی کی بلایا اور وہاں چیز ناجایز ہی اور راگ کا ہو بیٹہہ جاوی اور کہانا کہاوی
اور روانہ ہو مسئلہ جو کپڑا کہ صرف ریشم کا ہو مرد کو پہننا اوسکا حرام ہی مگر بقدر چار انگشت سنجاف
درست ہی اور عورت کو ریشم پہننا درست ہی مسئلہ مرد کو دیکہنا عورت بیگانہ آزاد کا سوای منہہ اور
دونوں ہتھیلیوں کی بشرطیکہ امن ہو نی کی شہوت سی مکروہ ہی مگر قاضی کو وقت حکم دینی کی اور گواہ کو
وقت گواہی کی دیکہنا عورت بیگانہ کا جایز ہی گو شہوت سی نڈر نہو اسی طرح طبیب کو بہی مقام
مرض کا دیکہنا درست ہی اور دیکہنا مرد کا اور عورت کا مرد بیگانہ کو سوا ناف سی تا زانو تک درست ہی

ف قربانی عید الاضحی کی دن مسلمان آزاد تونگر صاحب کو جو شہر کی رہنی والی ہو پر واجب
ہی واسطی ذات اپنی کی اور اولاد اور ازواج سی واجب نہین مگر یہ کہ اگر مالدار ہون اپنی
مال سی مین اور وقت قربانی کا صبح صادق روز عید کی بارہوین تک شہر کی رہنی والی کو
پہلی نماز عید سی قربانی جایز نہین اور گاؤن کی رہنی والی کو قبل نماز عید کی جایز ہی اور
قربانی مین بکری واسطی ایک شخص کی اور گای اور اونٹ واسطی سات آدمی کی مقرر ہی
مگر چاہیئی کہ قربانی وبلی اور اندہی اور لنگڑی کہ مذبح تک نجا سکی اور کان ودُم اور سرین بیشتر کٹتا
ہوا ور اگر گوشت قربانی کا آپ کہائی اور تونگرون یا درویشون کو دی اور ذخیرہ کری بہی
جایز ہی اور تیسرا حصہ گوشت کا اور پوست صدقہ کرنا مستحب ہی **مسئلہ** چاہیی کہ گوسفند کو ذبح کری
یعنی رگین حلق اوسکی کی نام اللہ کا لیکر کاٹی اور اونٹ کو نحر کری یعنی قریب سینہ کی رگین اوسکی
کاٹی اور اگر بالعکس کرین مکروہ ہی **مسئلہ** جو بعد ذبح یا نحر کی شکم مذبوح یا منحور سی بچہ مردہ
نکلا کہانا اوسکا درست ہی **مسئلہ** ذبح کرنا ناخن یا سینگ یا دانت سی کہ جسم سی جدا ہون
یا سنگ تیز سی درست ہی غرض کہ اوس چیز سی ذبح کرنا کہ رگین کاٹی اور خون بہی درست ہی
ف گدہی کا دودہ پینا مکروہ ہی اور کہانا اور پینا اور روغن سر مین ڈالنا اور خوشبو لگانا
چاندی اور سونی کی برتن سی مرد اور عورت کو مکروہ ہی اور سوار ہونا زین نقرئی پر اور بیٹہنا
اُوسی زرکوب پر درست ہی مگر جس جگہہ کہ چاندی لگی ہی وہان نہ بیٹہی **مسئلہ** اگر کسی شخص
کو واسطی مہمانی کی بلایا اور وہان چیز چامازی اور راگ کا ہو بیٹہہ جاوی اور کہانا کہاوی
اور روانہ ہو **مسئلہ** جو کپڑا کہ صرف ریشم کا ہو مرد کو پہننا اوسکا حرام ہی مگر بقدر چار انگشت سنجاف
درست ہی اور عورت کو ریشم پہننا درست ہی **مسئلہ** مرد کو دیکہنا عورت بیگانہ آزاد کا سوای منہہ اور
دونون ہتہیلیونکی بشرط امین ہونی کی شہوت سی مکروہ ہی مگر قاضی کو وقت حکم دینی کی اور گواہ کو بہی
وقت گواہی کی دیکہنا عورت بیگانہ کا جایز ہی گو شہوت سی نڈر نہو اسی طرح طبیب کو بہی مقام
مرض کا دیکہنا درست ہی اور دیکہنا مرد کا اور عورت کا مرد بیگانہ کو سوا ناف سی زانو تک درست ہی